ڈاکٹر عتبان محمد چوہان

غزل

ترے کوچے میں آ نکلے کسی دن گر یہ سودائی
جہاں دم سادھ کر دیکھے گا اُس دن تیری رسوائی

تری نظروں کی شوخی میں مرے جذبوں کی سچائی
زمانہ دیکھ لیتا ہے نظر تجھ کو نہیں آئی

نہ یہ کہتے اکیلے ہو ، بہت آزاد پھرتے ہو
تمہاری جو کبھی تنہائی سے ہوتی شناسائی

ہمارے واسطے دیوارِ زنداں میرِ محشر نے
ہمارے نفس کی خواہش کے پتھر سے ہے چنوائی

بوجہِ سوزِ دل حدت ، نمی منفوذِ آبِ چشم
حیات افزوں مرے دم سے ہیں ذرہ ہائے صحرائی

کسے معلوم طوفانِ دروں کی ہو گی کیا شدت
کہ جس نے جھیل جیسی تیری گہری آنکھ چھلکائی

نچا رکھا ہے ہر سُو آدمی نے آدمیت کو
زمین و آسماں، سورج ، نجم ہیں سب تماشائی

اسے عتبانؔ استقلال کا اعجاز ہی سمجھو
جواب صیاد کے لہجے سے بوئے اضطراب آئی

سید کاشف گیلانی

جنرل پرویز مشرف کے نام

ظالم! ترے ستم کی کوئی انتہا بھی ہے
تجھ کو یقیں نہیں کہ خدا دیکھتا بھی ہے

برپا کریں گے خونِ رگِ جاں سے انقلاب
ہمت بھی ہے ، شعور بھی ہے ، حوصلہ بھی ہے

آئین ملک ' پاؤں کے نیچے مسل دیا
تیرا ضمیر خوگرِ جور و جفا بھی ہے

یہ بھی نہ سوچا ظلم سے پہلے کہ افتخار
منصف بھی ہے ، وکیل بھی ہے ، رہنما بھی ہے

یہ قوم ہو گئی ہے تری دشمنی میں ایک
سارے وطن میں تیرا کوئی ہم نوا بھی ہے

یارب! مرے وطن کے در و بام کی ہو خیر
بدلی ہوئی فضا ہے ، مخالف ہوا بھی ہے

جن کو ڈرا رہا ہے تو زنداں کے جبر سے
اُن کی نظر میں محشرِ کرب و بلا بھی ہے

جس سے وقارِ ملک کو لگ جائیں چار چاند
تیری نظر میں ایسا کوئی راستہ بھی ہے

سو سو سبق چھپے ہیں ترے حرف حرف میں
کاشفؔ ترا بیان حقیقت نما بھی ہے